

# رسالہ نیازمند

جلد ۱۵ جنوری ۱۹۱۶ء نمبر ۱

دربارہ عام تحقیقات علمی مسائل مضامین بذریعہ علم مقناطیس حیوانی و روحانی  
جسکو

جناب مرزا باقر حسین صاحب نے بعد تجربہ گیارہ سال کے بعض عزیز اچانک  
اصرار کیلئے سبب اور نیز بنظر رفاه عام شائستہ اردو اور مروج ہندی میں  
شائع کیا

یہ پانچواں رسالہ نیازمند ہے جس میں معمول نے سلطان الافکار کا مشرح اور  
مفصل بیان علم مقناطیس حیوانی و روحانی کی حالت میں حرف بحرف اس طرح  
بیان کیا اور اس طریقہ کے نفع نقصان سے پہلک کو نگاہ کیا ہے

مطبع میڈیکل پریس آگرہ مین امیر الدین احمد کے اہتمام سے

# ضوابط

- ۱۔ یہ رسالہ ہر پینسٹ کی ہندوہ رچ کو شائع ہوتا ہے۔
- ۲۔ قیمت سالانہ پیشگی مع وصول ڈاک صرف تین روپیہ اور ما بعد پانچ روپیہ لیکن بعض ہر ہم گیا نی یا حضرات صوفیہ کی خدمت میں ہر ماہ بلا قیمت ارسال ہوتا ہے۔
- ۳۔ اوٹیسٹران اخبار کی خدمت میں بامید تبادلہ و بغرض دیو لو ارسال ہوتا ہے
- ۴۔ یہ پانچویں رسالہ لیک خریداری سے انکار کریں وہ ازراہ عنایت ہر چاہنے والا رسالہ نیاز مند وصول شدہ کا زرقیت فی رسالہ ۴ کے حساب سے بوجہ فقہ ۲ رسالہ نیاز مند جلد ۱ نمبر ۲ مجاریہ ۵ اکتوبر ۱۹۹۹ء بھی ادا کر دیں۔
- ۵۔ جن صاحبوں سے زرقیت تاریخ خریداری سے اندر سہ ماہ وصول ہوگی وہ ہر پیشگی خیال کیا و لگی اور بعد سہ ماہ پے ما بعد۔
- ۶۔ جن صاحبوں کو پچھلے رسالے خریدنے منظور ہوں فی رسالہ چار آنہ مع وصول ڈاک پاس اوٹیسٹران کے بل پر خرید سکتے ہیں۔
- ۷۔ خط کتابت بذریعہ پتہ اور جواب طلبہ خطوط کے لئے جوابی کارڈ بنام اوٹیسٹران کے پتہ آنا چاہئے

## نیاز مند

مرزا باقر حسین۔ اوٹیسٹران رسالہ نیاز مند۔ زین خانہ۔ باغ مرزا صاحبہ اگرہ

## اشتہار

سطح پر کش واقع اگرہ محلہ کچہری گھاٹ میں باتھام پنڈت جوالا پرشاد دھار گوشتر مہتمم مطبع مذکور چاروں بید کی شرح سنسکرت و بھاشا حسین و دارتھ میں چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ بھرید چھپ گیا سام بید چھپ رہا ہے۔ قیمت حسب تفصیل ذیل ہے۔

بھرید سنسکرت ٹیکا۔ سام وید یا ہوار بطور مخزن چھپ رہا ہے۔ مورتی دھپہ حقہ او ۲۲۰۰۰ گینا نچن شلاکا

ویندی کھنڈ ۱۰ ما بھارت سنسکرت اردو۔ ہری نیس سنسکرت اردو و مہر نیس اردو۔ بھگوت گیتا پنج شرح بھگوت

# حضرت صوفیہ کی خدمت میں

## التماس

آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ تصوف کی نسبت شریعت سے کس قسم کی ہستی  
 نہ میں بادشاہان وقت کی توجہ صرف علماء ملت کی جانب ماہی ہوئے  
 صوفیہ کی ظاہری بگڑی ہوئی صورت پر علماء ظاہر نے کس کس  
 قسم کے قیاس لئے جس کی وجہ سے اس زمانہ میں اگلوں کی کوئی کتاب ایسی  
 نظر نہیں آتی جس میں تصوف کے حقائق آزادی کے ساتھ بیان کئے گئے ہوں۔  
 کیا آپ کو اس بات کے ماننے میں تاقل ہو کہ اگلے مقدس صوفیہ کرام نے اصول  
 اور اغراض تصوف کو اپنی تصانیف میں قصہ اور کہانیوں کے طرز پر بیان کیا ہو  
 صرف اس وجہ سے کہ زمانہ کو موافق نہ پایا اور تصوف کو دنیا سے معدوم کرنا منظور کیا  
 رہا۔ نیازمند کا یہ پانچواں نیر ہو جو بلا قیمت یعنی بہت نذر بہر ماہ آپ کی  
 خدمت میں مشرف ملازمت حاصل کرتا ہو فرمائے معمولان علم مقناطیس حیوانی  
 و روحانی نے مسائل تصوف کو کیا اس طرح بیان نہیں کیا کہ کوئی مخالف دم  
 نہیں مار سکتا اگرچہ اس زمانہ کی آزادی حضرات صوفیہ کے لئے بہت مفید ہو  
 تاہم دلی یقین دلانے کے علم مستقیم کیا عجیب اور قابل قدر دانی کے علم ہو  
 کہ جبکا جی چاہے ہزار مرتبہ خود تجربہ کرے کہ جو کچھ ہم بیان کر چکے ہیں یا بیان  
 کرینگے وہ حرف بکری صیح ہو۔

المختصر۔ اگر آپ ہمارے رسالہ نیاز مند کو حضرات صوفیہ کی جانب سے سہا  
اور آزاد و کیں خیال کر سکتے ہیں تو ریو لیو سے عزت دیکھئے ورنہ دو چار مہینے  
اور ملاحظہ فرمائیے۔

اڈیٹر رسالہ نیاز مند

## لائق اڈیٹر ان کی خدمت میں التماس

کیا دیس دیس کی خبروں کا انتخاب سنا یا کسی مروج قانون پر جرح کرنا ہی اڈیٹر  
اخبار کا فرض منصبی ہو۔ ہرگز نہیں۔

آپ کو ماننا پڑیگا کہ بلا تعصب مذہب اور بنا رعایت قوم آزاد ہو کر پبلک کو  
ایک قسم کے حار یا بس سے مطلع کرنا فرض منصبی میں داخل ہے۔

۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء سے رسالہ نیاز مند آپ کی خدمت شریفین میں بامید تبادلہ  
وہ فرض ریمارک ہر ماہ ارسال ہوتا ہو۔ ہم اس بات کی ترشکایت نہیں کرتے  
کہ بعض اڈیٹر ان نے تبادلہ میں اپنا اخبار ابھی تک نہیں بھیجا مگر یہ بات ہر  
کسنا اور آپ کو خاص توجہ کے ساتھ سنا واجب ہو۔ کیا یہ نیاز مند کسی دیکارٹ  
یا سر یو لیو کے قابل نہیں۔

اڈیٹر رسالہ نیاز مند

## سلطان الاذکار

برایک شخص جب چاہے خود آزماسکتا ہو کہ اگر مکان میں غل شور نہ ہو تو آنکھ بند کرنے اور چٹ لگانے پر کان کے اندر ایک قسم کی مہین اور سہاونی آواز معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ بیماری کی حالت میں یہ آواز صرف اس وجہ سے مسموع نہیں ہوتی کہ مریض کی طبیعت خود پریشان ہوتی ہو تاہم اگر مرض چندان بے چین کرنے والا نہ ہو یا انسان مرض کی معمولی بے چینی پر خیال نہ کرے تو صحیح الاجسام اور مریض الاجسام ایک ہی درجہ پر اس سہاونی آواز کو سن سکتے ہیں۔

ظاہری طور پر خیال کیا جاسکتا ہو کہ چٹ لگانے کا نتیجہ شاید قدرتی طور پر یوں واقع ہوا ہو کہ جب ذرا دل لگا یا طبیعت کو جایا خیالات کو یکسو کیا آواز اس طرح مسموع ہونے لگی جیسے اکیسے مکان میں جہاں ڈر معلوم ہوا خیالی صورتیں آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگیں۔

یہ معمولی خیال صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں جو تصوف کی یہ صفات سے واقف نہیں یا تصوف کے قائل نہیں۔

یہ بات قابل لحاظ ہو کہ اگر مکان میں غل و شور نہ ہو تو بلا علم و ارادہ بھی یہ آواز اسی طرح مسموع ہوتی ہو جیسے کہ خیالات کے یکسو کرنے پر سنا دی جاتی ہو اس بنا پر ہر ایک طبع الطبع اور منصف مزاج شخص یہ نتیجہ نکال سکتا ہو کہ یہ سہاونی آواز صرف لگاؤ کا قدرتی نتیجہ نہیں ہو۔ بعض نا تجربہ کاروں نے اپنے نزدیک یہ اعتراض با وقعت خیال کر لیا ہو کہ قلابی معمولی اور قدرتی حرکت سے شریان وغیرہ بھی حرکت کرتی ہیں اور چونکہ حرکت پر یکم و بیشتر

آواز بھی پیدا ہوا کرتی ہو اور کانون کے خالی مجاری میں ہوا آیا کرتی ہو اسی کانون میں ایک طرح کی گونج سنائی دیتی ہو۔

یہ بالکل سچ ہو کہ کانون کے اندر قلب کی معمولی اور قدرتی حرکت کے سبب ایک طرح کی گونج دن رات بنی رہتی ہو اور اس کا سلسلہ اس وقت تک قائم رہتا ہو جب تک حیات کا سلسلہ قائم ہو

اس سے پہلے کہ ہم اس معاملہ کو مشرح بیان کریں یہ سمجھنا چاہئے کہ جو گونج یا بھنپنا دن رات مسموع ہوتی ہو کیا اگلے پچھلے مقدس صوفی اسی گونج کو سلطان الاذکار یا سر تشبذ کہتے ہیں یا اس پردہ کی اوٹ میں کسی اور دل بچانے والی اور مقدس روح جو جمانی غلاف سے صاف کرنے والی آواز کو سلطان الاذکار کہتے ہیں۔

ہم اس موقع پر اس قضیہ کا فیصلہ تجربہ پر محدود سمجھتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ جو نیک و چند روز خود تجربہ کریں گے ان کو اس بات کے ماننے میں انکار نہ ہو گا کہ اس ریاضت کے کرنیوالوں نے اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ عبث رائیگاں نہیں کیا

(ای عزیز) ہم اس وقت اون بزرگوں کو بروای الیقین دیکھ رہے ہیں جو اس ریاضت کے کرنیوالے عالم ارواح میں نہ صرف حیات جاودانی بلکہ شہادۂ مقصود کی ایک خاص قربت حاصل کئے ہوئے ہیں۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ جن لوگوں کا دار و مدار علوم ظاہری پر مبنی ہو وہ اس تکو نہایت مشکل سے معلوم کر سکتے ہیں کاش کہ وہ خود تجربہ کریں تو اس وقت ہماری راستبازی کے اعتراف پر انکار نہ کر سکیں گے۔

آپ کہہ سکتے ہیں کہ قلب ایک خاص طور پر حرکت کرتا ہو اگر یہ سچ ہو تو ضرور یہی کہ

اس حرکت سے جو آواز کہ پیدا ہوتی ہے وہ بھی ایک خاص طور کی ہوگی یہ ممکن نہیں کہ کسی خاص حرکت پر چند قسم کی آوازیں سُنانی دین۔

اسمین ذرا شک نہیں کہ جب دل لگا کر چند منٹ اس آواز کو سُنے تو چند قسم کی آوازیں جدا جدا سموع ہوتی ہیں۔

کیا یہ بات اس قدر فی قاعدہ کے خلاف نہیں ہے کہ جب ایک وقت میں ایک قسم کی آوازیں پیدا کیجاتی ہیں تو سُنے والے کو صرف ایک ہی قسم کی آواز سموع ہوتی ہے قطع نظر اسکے سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ اگر کوئی شایق رات کے آخری حصہ میں چٹ لگا کر اس آواز کو سُنے تو یہ نسبت دن کے جلد۔ آسانی سے فراوانی سے یہ دل بُھانے والی آوازیں اسی طرح سموع ہوتی ہیں کہ انسان کے دل کو خاص قسم کا اُسن ہو جاتا ہے حالانکہ طبی قواعد کے مطابق یہ نسبت دن کے شب کو قلبی اور شریانی حرکت ضرور رد کی ہوتی ہے۔

المتخصر جو آواز کہ ہر ایک شخص کے کان میں قدرتی طور پر دن رات بنی رہتی ہے اسکی نسبت حضرات صوفیہ اور برہم گیارہوں کا یہ تجربہ ہے کہ اگر قواعد پر پورا لحاظ کیا جاوے تو شاید مقصود تک رسائی ممکن ہے برہم گیارہوں کا خیال ہے کہ سوائے اس طریقہ کے انسان بار بار کے جنم مرن سے کسی طرح نجات ہی نہیں پاسکتا چٹ لگا کر سُنا اور دن رات اسی میں محو رہنا تصوف کے اصول مذہب کا پہلا سبق ہے صوفیوں کی یہ ہی عبادت ہے اور اون کے نزدیک دیگر درود وظائف اور نیز معمولی صوم و صلوٰۃ سے تبرا کر یہ ریاضت خیال کی گئی ہے اسی وجہ سے یہ ریاضت سلطان الاذکار کے نام سے مشہور ہے۔

ہم اس امر میں صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگلے صوفیوں نے جس آواز کا سُسنا  
 اصول مذہب میں داخل کیا بیشک وہ اسی قابل ہو لیکن اس بات کو ہم نہیں مان سکتے  
 ہیں کہ علم تصوف میں جو قواعد کہ سردست تحریر پائے جاتے ہیں ان سے اس  
 مقدار کی کامیابی ہو سکتی ہو اسلئے کہ اگلے مقدس صوفیوں نے یہ علم سینہ بہ سینہ  
 تعلیم کیا ہو اور شاہان زمانہ کے وقت میں شریعت ظاہری کو بڑا عروج رہا ہو۔  
 اور علمائے ملت نے صوفی المذہب لوگوں کو اونکی ظاہری بگڑی ہوئی صورت پر  
 خیال کر کے جہان تک ہو سکا خانہ ویران ہی کیا ہو۔

آپ کہہ سکتے ہیں کہ جب ہر زمانہ میں ان بیچارے صوفیوں نے اس درجہ  
 اذیت اوٹھائی ہو تو کیونکر تسلیم کیا جاسکتا ہو کہ موجودہ کتب سے کوئی شایق  
 وہ قواعد اقتباس کر سکے جن سے عروج روحانی ممکن ہو ان حال کی ریاضتوں  
 سے دماغ کام آئے نہ رہے تو قرین قیاس ہو۔

(ای عزیز) آپ یہ خیال نہ کریں کہ اس زمانہ میں تصوف معدوم ہو۔ نہیں نہیں  
 ہرگز نہیں اوستاد کی ضرورت ہو

اس زمانہ میں بعض صوفی ایسے نظر آتے ہیں جو مثل پابندان شریعت ظاہری کے  
 بعض قسم کے ورد و وظائف پڑھنے والے ہیں اور ان ریاضتوں کی طرف توجہ  
 نہیں کرتے جو سچے صوفیوں سے اونکو سینہ بہ سینہ پہونچے ہیں۔

**سلطان الذاکر یا سرت شبدا کا**  
**مفصل بیان**

وہ آواز جسکے سننے کے لئے اگلے ہزاروں صوفیوں نے اپنے جان و مال کو



قربان کیا اور اس رقت ہزاروں درویش دنیا داری کے لباس اور بعض مختلف مقامات کے پہاڑی درزون میں دنیا چھوڑ کر نقد جان کا سرمایہ نذر کر رہا ہیں اور اسکا پتہ اس طور پر کہ بنائے دھڑے معلوم ہو جاوے ہم بتلانے کا اقرار نہیں کرتے اور نہ ہکویہ قدرت حاصل ہو کہ ہم تمثیلاً بھی اسکو بیان کریں مگر کمال احتیاط اور جا بجا پر تال سے وہ سچے قواعد بیان کرتے ہیں جن سے کار بر آری ممکن ہے۔

اس آواز کے سننے کے واسطے صوفیوں نے اپنی اپنی راے کے مطابق جدا جدا قواعد تجویز کئے ہیں ہم صرف اوس قاعدہ کو بیان کریں گے جس پر صوفیوں نے اتفاق ظاہر کیا ہو

جلد ضرورتوں سے فارغ ہو کر جب شکم سیر نہ ہو خاص کر رات کے آخری حصہ میں نہایت شوق اور اضمینان سے کمر کو سہارا دیکر اس طرح بیٹھو کہ نشست میں کسل نہ ہو پھر آنکھیں بند کرو اور کانون کے ہر دو سوراخوں کو انگلیوں سے اس طرح بند کرو کہ باہر کی کوئی اتفاقی آواز اندر جا کر تم کو اپنی جانب متوجہ نہ کر سکے اور اس بات کا خیال رکھو کہ اندرونی آنکھ سے کیا دکھائی دیتا ہو اور اندرونی کانون سے کیا سنائی دیتا ہو۔

جو آواز کہ نہایت ہی دور کی سنائی دے اسکو ذکر قلبی کے ساتھ اس طرح ورد کرتے رہو کہ زبان کو اپنا کام کرنا نہ پڑے پھر اگر چند روز کے بعد کوئی اور آواز اس سے بھی زیادہ دور کی سنائی دے تو پہلے ورد کو فوراً ترک کر دو اور اس نئی آواز کو بدستور سابق عملدہ

رہے تاکہ اس طرح روزانہ عملدہ آمد کر نیکی سبب معراج روحانی ہوتا رہے

سب سے زیادہ ضروری بات جس کے خیال رکھنے پر ترقی محدود ہو یہ ہو کہ جو کچھ

نظر آوے یا مسموع ہو اور سپر دل سخلق نہ لگانا چاہئے۔

صاحب ریاضت کو یسوی یا درہم کہ وہ وقت ریاضت اپنے تین شل مسافر کے جانے یعنی جس طرح مسافر دوران سفر میں بہت کچھ دیکھتے ہیں مگر اونکی چشم ارادت صرف اوسی ٹھکانے پر جمی ہوئی ہوتی ہو جان اونکو جانا ہو

بعض بزرگ درویش طالب کو اونچے ٹھکانوں کی کوئی خاص آواز پہلے بتلا دیتے ہیں اس میں طالب کو جو فائدہ کہ ایک عرصہ کے بعد ہونے والا ہوتا ہے وہ پادرات پہنچ ہی ہو جاتا ہے۔

(ای عینی) اونچے ٹھکانوں کی کوئی خاص آواز پہلے سے تعلیم کرنا فی نفسہ برائین ہو بشرطیکہ وہ مرشد جس نے بتلایا ہو اسکو واقعی طور پر اونچے ٹھکانوں کی آواز بذات خود مسموع ہوئی ہو سو اسے اسکے اگر پہلے سے کوئی خاص ورد تقسیم کر دیا جاوے تو اس امر کی تصدیق کرنا کہ طالب واقعی اون منازل تک پہنچا ہو یا نہیں جہاں کی رسائی بیان کرتا ہو سخت مشکل ہے۔

سچے مرشد البتہ معلوم کر سکتے ہیں کہ انکے مرید یا طالب کس کس مقام پر پہنچے ہیں اور کس کس مقدار تک تصوف حاصل کر چکے ہیں۔

بہر حال ہم پہلے سے بتلانے کو پسند نہیں کرتے البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ با خدا درویش اگر اپنے طالب یا مرید میں عشق دیکھیں تو اس صورت میں پہلے سے تعلیم کرنا برا نہیں۔

## قریم

اس درس میں ہم نے ابھی بیان کیا کہ اس قدرتی اور عول بھائی والی آواز کہ

مُسے سے قانون کو اس طور پر بند کرنا ضرور ہے کہ باہر کی کوئی اتفاقی آواز اندر پہنچ کر طبیعت کو اپنی جانب متوجہ نہ کر سکے

آپ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ اس طور پر عمل درآمد کرنے سے دو قباحتیں لازم آتی ہیں۔

اولاً۔ دوران ریاضت میں یہ خیال رکھنا کہ قانون کے سوراخ اس طرح بند رہیں کہ باہر کی آواز اندر نہ جاسکے طبیعت کو یکسو رکھنے کے لئے سخت مانع ہو۔  
ثانیاً۔ قانون کے سوراخ جب اس طریقہ سے بند کئے جاتے ہیں تو دونوں ہاتھوں کو اس ڈھب رکھنا پڑتا ہے کہ وہ تکلیف سے خالی نہیں گرفت کے قابل صرف یہ بات ہے کہ اس طور پر تکلیف ہونے کے سبب آخر نتیجہ یہ ہی نکلتا ہے کہ طبیعت یکسو نہیں رہتی۔

جواب۔ یہ طریقہ صرف اون لوگوں کے لئے خاص کیا گیا ہے جو شاہد مقصود کے نام پر اپنے نقد جان نذر کر چکے ہیں۔ ایسی ایسی چھوٹی چھوٹی تکلیفوں پر عشق پیشہ لوگوں کو خبر ہی کب ہوتی ہے۔

تاہم ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سلطان الاذکار کو بے عیب کرنے کے لئے ترمیم کا لحاظ رکھنا ضروری بات ہے

(ای عمرینو) کسی نرم دھات کو اس طرح موڑ کر کہ نصف دائرہ بنجامرے اور دونوں سرے اس طور پر بنائے جاویں کہ جو انگوٹھوں کی شکل ہوں اگر گردن کے پیچھے گھما کر اس طرح لگائے جاویں کہ وہ دونوں سرے دونوں قانون کی ہر کیوں پر جم کر دونوں سوراخوں کو بند کر لیں تو یقیناً اس تدبیر سے وہ نقصان نہ ہون گے۔

اب ہم اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ علم تصوف کے بعض فروعی مسائل میں اختلاف ہو مگر نتیجہ میں اتحاد ہو۔

فروعی مسائل میں اختلاف ہونے کا سبب واقعی صرف اس وجہ سے ہے کہ صاحبان ریاضت جس جس راستہ سے خاص خاص مقامات پر پہنچے ہیں ان راستوں کی درمیانی کیفیتیں ہر اجداد ہیں

چونکہ اصل قواعد اور اغراض تصوف ایک ہی ہیں۔ اسوجہ سے نفس تصوف میں مطلق اختلاف نہیں ہو

مذکورہ بالا قاعدہ پر ہر دلعزیز اور سچا  
ریہکار

اس میں شک نہیں کہ جو قاعدہ اسوقت بیان کیا گیا ہو وہ شاید مقصود تک رسائی پیدا کرنے کے لئے بہت ہی کچھ مفید ہو لیکن یہ یاد رکھنا کہ جب تک طالب کو عشق حقیقی یعنی عشق بے غرض نہ ہو اسوقت تک اس ریاضت سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا سو ایسی اسکے یہ بھی نہایت ضرور ہے کہ مرشد کامل کی عنایت ہو۔

اس درس کو مکمل کرنے کے لئے مناسب ہے کہ عشق بغیر حاصل کرنے کے لئے قواعد بھی بیان کریں لیکن چونکہ یہ درس بذات خود وسیع ہے لہذا آئندہ کسی مہربان شائع کیا جاوے گا تاہم اتنا کہ نہایت ضرور ہے کہ عاشقان خدا کی صحبت میں رہنا عشق پیدا کرنے کے لئے عمدہ ڈھنگ ہے

اب ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ اس ریاضت سے کون کون سے نقصان ہوا کرتے ہیں جو نقصان کہ ہم بیان کرنا لے ہیں اور کجا خلاصہ اسطرح سمجھنا چاہئے کہ اس قسم کی ریاضت

حرارت غریزی بہت سلب ہوتی ہے اسی وجہ سے جوانی میں بڑا پے کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں اور جوانی کی قوتیں روکی ہو جاتی ہیں البتہ انسان کے خیالات یعنی نفس آثارہ کی ماعتول حرص و ہوا دل و دماغ سے کنارہ کشی کرنے لگتی ہے۔

اسکی ایک معقول وجہ یہ ہی ہے کہ جسم کی حرارت کو جو زیادہ تر کانون سے نکلتی ہے وہ ریاضت کے وقت رکنے سے مادہ شہوت کو کمزور کر دیتی ہے جسپر نفس آثارہ کی جملہ قوتیں محدود ہیں۔ سوائے اس نقصان کے جسکا اثر صرف شہوت پرست لوگوں کی ہی نظر میں پرا معلوم ہو سکتا ہے ایک اور بھی نقصان ہے یعنی ایسی ریاضت کرنیوالے ضعف معده اور قبض وغیرہ میں مبتلا رہتے ہیں اگر بڑا ہی تو صرف اونکے نزدیک جو شکم پرست شروع زمانہ سے صاحبان تصوف یا ہر ہم گیان شایق کو اس بات کی سخت ممانعت کرتے رہے ہیں کہ طاب شراب اور گوشت کا استعمال کسی وقت میں نہ کرے اور اس کی وجہ اس قسم کی بیان کی گئی ہے جو نہ ہی خیال سے تعلق رکھتی ہے اس قابل ہرگز نہیں کہ مختلف مذاہب کے شایقوں کو اطمینان دلا سکے۔

بیشک شراب و کباب اسوجہ سے نہایت زہون ہے کہ یہ دونوں چیزیں مادہ شہوت کو اکسانے والی ہیں اس بنا پر نہ صرف شراب اور کباب بلکہ جملہ اشپا، جو مادہ شہوت کو مشتعل کرنے والی ہیں وہ عام طور پر بھی استعمال کے لائق نہیں ہیں (ای عمرینو) شراب و کباب اس مقدار پر یا اس طور پر استعمال کرنا جسکا ایسا اثر نہ ہو کھانے پینے میں نقصان نہیں ہے مگر کھانے کی نسبت نہ کھانا نہایت ہی ہلکا ہے (ای عمرینو) اب ہم ایک خاص مہیر بیان کرتے ہیں جس کے ذریعہ سے طاب یا شایق اون آوازوں کو اچھی طرح سن سکے۔

اول۔ جب تک مرشد نہ ملے اس ریاضت کو ہرگز نہ کرنا چاہئے  
 دوم۔ جہاں تک ہو سکے مرشد کے ساتھ رہ کر یہ ریاضت کرنا چاہئے  
 سوم۔ جس طور پر ہو سکے مرشد کو اس بات پر راضی کرنا ضرور ہو کہ وہ اپنی کشش  
 سے نیچے کے خاص خاص منازل آپ ملو کر اڑے۔

چہارم۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ اگر علم مقناطیس حیوانی و روحانی (جسکو  
 اس زمانہ کے لوگ ہیسٹم ذمہ کہتے ہیں) کے اون جدید قواعد پر عمل درآمد کیا جاوے  
 جن کے ذریعہ سے خواب مقناطیسی بذات خود پیدا ہو سکتا ہی پیدا کر کے اگر وہ آواز  
 سننے کے لئے توجہ کی جاوے تو جلد عمدہ فائدہ حاصل ہو سکتا ہو۔  
 یہ یاد رہے کہ عشق بغیرض کی ضرورت اس طریقہ میں بھی ضرور ہو

— \* —

پندرہ فروری ۱۹۱۷ء کو نیا زمند بمضامین ذیل

شائع ہوگا

- (۱) علم مقناطیس حیوانی و روحانی کے مختلف نام اور وجہ تسمیہ۔
- (۲) علم مقناطیس حیوانی و روحانی کسی شریعت کے خلاف نہیں ہو۔
- (۳) بغیر علم مقناطیس حیوانی و روحانی ہر ایک شریعت نامکمل ہو۔

نیا زمند  
 مرزا باقر حسین

- २- जीवाकर्षण विद्या किसी कर्म काण्ड से विरुद्ध नहीं-  
 ३- जीवाकर्षण विद्या प्रत्येक कर्म काण्ड पूर्णता को प्राप्त नहीं-

—  
 नियाज मन्द  
 मिर्जा बाक़रजसेन

है वह किसी न किसी मत से सम्बंध रखता है इसलिये प्रत्येक मत के अभ्यासियों का संतुष्ट कर सकें ॥

निस्संदेह मांस मदिरा इसलिये अधिक बुरे हैं कि काम को प्रदीप्त करने वाले हैं किन्तु केवल मांस मदिरा ही नहीं जो काम को प्रदीप्त करने वाले हैं वे खाने पीने के योग्य नहीं ॥

मांस मदिरा इतना और इस विधि से सेवन करना जिससे काम की चेष्टा न हो बुरे नहीं तो भी भक्षणपान से त्याग ही अत्यंत श्रेष्ठ है ॥

हे अजीज अब हम उन शब्दों के सुनने के लिये विशेष नियम बतलाते हैं।

प्रथम — जब तक गुरु न मिले इस अभ्यास को कभी न करे  
द्वितीय — जहां तक हो सके गुरु की सेवा में यह अभ्यास करना चाहिये।

तृतीय — जैसे बने गुरु को इस बात पर राजी करना अवश्य है कि वह अपने जीवात्मक आकर्षण शक्ति से विशेष ध्यान दिखा भला दे।

चतुर्थ — इसमें कुछ संदेह नहीं जीवाकर्षण विद्या अर्थात् मैस्मरिज्म के उभय नये विधियों पर वर्तव्य करने से जिनके द्वारा अपने ऊपर योगावस्था प्रगट हो सकती है प्रगट करके यदि वह शब्द सुनने की इच्छा की जाय तो शीघ्र उत्तम फल प्राप्त हो सकता है यह याद रहे कि परम प्रेम की आवश्यकता इस रीति में भी है ॥



१५ जनवरी सन् १८८१ ई० को नियोजमन्दनिम्न लिखित आशयों पर प्रकाशित होगा ॥

१- जीवाकर्षण विद्या के प्रत्येक नाम और उनकी निरुक्ति ॥



## ऊपरकेनियमपरसर्वप्रियऔरसच्चा रिमाके

इसमें सन्देह नहीं जो नियम इस अवसर पर कहा गया है वह परम तत्व तक पहुँच प्राप्त करने के लिये अधिक लाभकारी है परन्तु यह स्मरण रखना कि जब तक अधिकारी को परम भक्ति न हो उस समय तक इस अभ्यास से कुछ लाभ न होगा सिवाय इसके कि यह भी अति आवश्यक है कि गुरु की कृपा हो इस कथन को पूरा करने के लिये उचित है कि परम प्रेम प्राप्त करने के नियम भी वर्णन करें परन्तु यह कथन आप ही विस्तृत है हम किसी नम्बर में प्रकाशित करेंगे तो भी इनका कहना अत्यावश्यक है कि भक्त जनों की सेवा में रहना परम प्रेम प्राप्ति के लिये अच्छा ढंग है।

अब हम यह कहते हैं कि इस अभ्यास से क्या हानि हुआ करती है जिस का संक्षेप यह है कि जठराग्नि अधिक न्यून होती है हां शारीरिक रुचि मन से नित्य दूर होती जाती है ॥

मानने योग्य कारण यह है कि शरीर की उष्णता जो कानों के छिद्र से बाहर निकला करती है वह अभ्यास के समय रुकने से विषय शक्ति को निर्मल कर देती है जिससे काम शक्तियां स्थापित हैं ॥

इस हानि के सिवाय जिस का गुण केवल कामी पुरुषों की दृष्टि में बुरा जान पड़ता है एक और भी हानि है कि ऐसे अभ्यासी मंदाग्नि आदि रोग में फँसे रहते हैं यदि यह बुरा है तो केवल उदर पोषकों को ॥

आदि से योगाभ्यासियों को मांस मदिरा का सेवन अत्यन्त निषेध करते रहे हैं और इस का कारण जो वर्णन किया गया

तथ्य है कि बाहर के शब्दादि मन को अपनी ओर आकर्षण कर सकें ॥

इस अवसर पर आप कहेंगे कि अभ्यास में ऐसा करने के कारण दो दिक्कतें सिद्ध होती हैं ॥

प्रथम - अभ्यास में यह ध्यान रखना कि कानों के छिद्र इस प्रकार बन्द रहें कि बाहर का शब्द भीतर न जा सके मन की एकाग्रता में अति विघ्न कारक है ॥

द्वितीय - कानों के छिद्र यदि इस प्रकार बन्द किये जाते हैं कि दोनों हाथों को इस ढव रचना पड़ता है जिसमें उन को कष्ट होना प्रत्यक्ष है तर्क योग्य यह बात है कि इस प्रकार कष्ट होने के कारण अन्त में मन एकाग्र नहीं रहता ॥

उत्तर - यह नियम केवल उन्हीं लोगों के लिये है जो इष्ट तत्व के नाम पर अपना तन मन धन अर्पण कर चुके हैं ऐसे छोटे २ कष्टों पर भक्तजनों को कब ध्यान होता है ॥

तो भी हम कह सकते हैं कि श्रुत शब्द अभ्यास को निर्दोष करने के लिये परिशोधन पर ध्यान रखना अवश्य है ॥

हे अजीज किसी कोमल धातु को इस प्रकार मोड़ कर कि वृत्ताद्ध बन जाय और दोनों सिरे ऐसे बनाये जावें कि जो अंगूठों के समान हों यदि गर्दन के पीछे घुमा कर यों लगा लिये जावें कि वे दोनों सिरे कानों की सुर्कियों पर जम कर दोनों छिद्रों को बन्द कर लें तो अवश्य निर्विघ्न होंगे ॥

हम इस बात को कहते हैं कि किसी योगी को मुख्य योग में विरोध नहीं हां किसी २ काल में कुछ योंही सा विरोध है क्योंकि जो योगी जिस मार्ग से जिस धाम को गया है उसने मार्ग की श्रुत लीला वर्णन की है ॥

परन्तु मुख्य नियम और योग संबंधी प्रयोजन एक ही है इसलिये मुख्य योग में मानो कुछ विरोध नहीं ॥

छोड़ दो और इस नवीन शब्द को स्मरण करने लगे इस प्रकार अनुष्ठान करने से नित्य जीवात्मा को ऊर्ध्व गति प्राप्ति होती रहेगी ॥

अत्यन्त आवश्यक बात जिस पर ध्यान रखने से ऊर्ध्व गति संभव हो यह है कि जो कुछ दिखाई दे या सुनाई दे उस पर मन न लगाना चाहिये ॥

अभ्यासी को यह बात याद रहे कि वह अभ्यास के समय आप को पथिक के समान जाने मानो जैसे पथिक पर्य्याप्त में बहुत कुछ देखते हैं सुनते हैं परन्तु उनके मन की दृष्टि उसी स्थान पर जमी होती है जहाँ उनको जाना है ॥

कोई २ साधु शिष्यों को ऊंचे देशों के शब्द पहिले से बतला देते हैं इससे शिष्यों को जो लाभ कि एक समय के पीछे होने वाला होता है वह चार दिन पहिले ही हो जाता है ॥

हे अजीज ऊंचे ठिकानों का कोई खास शब्द पहिले से उपदेश करना तो बुरा नहीं परन्तु गुरु पूरा चाहिये नहीं तो शिष्यों की जीवात्मक ऊर्ध्व गति का निश्चय करना संभव है ॥

सच्चे गुरु जान सकते हैं कि उनके शिष्य किस २ धाम पर पहुँचे और कितनी ऊर्ध्व गति प्राप्त कर चुके हैं ॥

प्रत्येक अवस्था में हम पहिले से उपदेश करना उचित नहीं जानते परन्तु यह कह सकते हैं कि भक्त जन योगी यदि अपने शिष्यों को प्रेमी देखें तो पहिले से उपदेश देना बुरा नहीं है ॥

### परिशोधन

अभी हम कह चुके हैं कि उस देवी मनोहर शब्द को सुनने के लिये कानों को इस प्रकार बन्द करना अ

## सुलतानुल अजकार या श्रुत शब्द का सुविस्तार वर्णन

वह शब्द जिसके श्रवणार्थ अगले सहस्रों योगियों ने अपने तन मन को अर्पण किया और इस समय हजारों भक्त सांसारिक वेष और कोई २ पहाड़ी गुफाओं में दुनियां से अलग होकर जीव धन को मन से अर्पण कर रहे हैं उसका पता इस विधि से कि विना अनुष्ठान ज्ञान हो जाय हम बतलाने की हामी नहीं भरते और न हम को यह सामर्थ्य है हम दृष्टान्त से भी इस को वर्णन करें परन्तु अधिक सावधानी और जाँच परताल से वे सच्चे नियम वर्णन करते हैं जिनसे कार्य सिद्ध संभव है।

इस शब्द श्रवण के लिये योगियों ने अपनी अपनी बुद्धि के अनुसार पृथक् २ नियम नियत किये हैं परन्तु हम केवल उस नियम को कहेंगे जिसपर योगियों ने संप्रति प्रसन्न की ॥

प्रत्येक आवश्यकताओं से निश्चित हो कर यदि उदर पूर्ण न हो रात्रि के अन्तिम भाग में अधिक प्रेम से कटि को सहारा देकर इस प्रकार बैठो कि बैठने के छन हो फिर नेत्रों को बन्द करो और कानों के दोनों छिद्र को अंगूठों से इस प्रकार बन्द कर लो कि बाहर का शब्द आदि सुनाई देकर अपनी ओर आकर्षण करे और इस बात का ध्यान रखो कि ज्ञान चक्षु से क्या दिखाई देता है और भीतर श्रोत्र से क्या सुनाई देता है ॥

जो शब्द अधिक दूर से सुनाई दे उसको मन में स्मरण करते रहो फिर यदि थोड़े दिन पीछे कोई और शब्द उस से भी अधिक दूर का सुनाई दे तो पहले स्मरण को तुरंत

चित्त लगाकर सुनना और प्रतिदिन इसी में लीन रहना योग के नियम का पहला पाठ है योगियों का यही तप है उनके नि कट दूसरे पाठ और नित्य जपादि से बढ़कर यह तप विचार गया है इसी कारण से यह तप सुलतानुल अंजकार के नाम से विख्यात है ॥

इस बिषय में केवल यह कह सकते हैं कि अगले योगियों ने जिस शब्द श्रवण को योग नियम में प्रतिष्ठा किया निस्सन्देह वह इसी के योग्य है परन्तु इस बात को हम नहीं मान सकते हैं कि योग विद्या में जो नियम लिखे पाये जाते हैं उन से इतनी सिद्धि हो सकती है इसलिये कि अगले पवित्र योगियों ने इस विद्या को हृदय से हृदय को उपदेश किया है और राजाओं के समय में कर्म काण्ड का बड़ा प्रचार रहा है और कर्म काण्डियों ने वेदान्तियों को उनके बाहरी बिगड़े रूप पर ध्यान करके जहां तक हो सका उनको पीड़ित भी किया है ॥

आप कह सकते हैं कि जब प्रत्येक काल में इन वेदान्तियों ने ऐसा कष्ट उठाया है तो कैसे मान सकते हैं कि कोई प्रेमी उपस्थित पुस्तकों से वे नियम प्राप्त कर सके जिनसे जीवात्मा की ऊर्ध्व गति संभव हो हां वर्तमान काल के तपों से इंद्रियों में बिगाड़ हो जावे तो आश्चर्य नहीं ॥

हे अजीज आप यह न जाने कि इस काल में वेदन्त विद्या नष्ट प्रायः है नहीं नहीं कदापि नहीं शुरू की आवश्यकता है ॥

इस काल में कोई वेदान्ती ऐसे हैं जो कर्म काण्डियों के किसी प्रकार पाठ जपादि के पाठक या जापक हैं और उन अभ्यासों की ओर चित्त नहीं लगाते जो उनको सच्चे योगियों द्वारा परम्परा से प्राप्त है ॥

मय हमारे सत्य अनुष्ठान के मानने में निषेध न कर सकेंगे।

आप कह सकते हैं कि मन एक विशेष रीति पर गति करता है यदि यह सत्य है तो अवश्य है कि इस गति से जो शब्द उत्पन्न होता है वह भी एक विशेष विधि का होगा- यह संभव नहीं कि किसी विशेष गति पर कई प्रकार के शब्द सुनाई दें॥

इसमें कुछ सन्देह नहीं जब मन लगाकर कई मिनट तक इस शब्द को सुनिये तो कई प्रकार के शब्द एक २ सुने जाते हैं॥

क्या यह बात इस दैवी नियम के बिपरीत नहीं है जब एक समय में कई प्रकार के शब्द उत्पन्न किये जाते हैं तो सुनने वाले को केवल एक ही प्रकार का शब्द सुनने में आता है।

सिवाय इसके सबसे अधिक आश्चर्य की बात यह है कि यदि कोई प्रेमी ब्रह्म मुहूर्त में चित्त लगाकर इस शब्द को सुने तो दिन से रात्रि में शीघ्र सरलता अधिकता से ये मनोहर शब्द इस प्रकार सुने जाते हैं कि मनुष्य के मन को विशेष प्रकार की प्रीति हो जाती है वस्तुतः वैद्यक के नियमानुसार दिन से रात्रि को मन और नाड़ियों की गति अवश्य घट जाती है।

संक्षेपतः जो शब्द प्रत्येक मनुष्य के कान में दैवी विधि से दिन रात्रि बना रहता है उसके विषय में सूफ़ियों और ब्रह्म ज्ञानियों की यह परीक्षा है कि यदि नियमों पर पूरा ध्यान किया जावे तो इष्ट तत्त्व तक पहुँच होनी संभव है ब्रह्म ज्ञानियों का विचार है कि मनुष्य इस विधि के सिवाय बारम्बार के जन्म मरण से किसी प्रकार मुक्त नहीं हो सक्ता॥

आदिभी गति करती हैं और जो कि गति पर थोड़ा बड़त  
शब्द भी प्रगट हुआ करता है और दूधरकानों के गोल  
कों में बायु आया जाया करती है इसी लिये कानों में एक  
प्रकार की गूंज सुनाई देती है ॥

यह सत्य है कि कानों के मध्य मन की स्वाभाविक  
और दैवी गति के कारण एक प्रकार की गूंज दिन रा  
ति बनी रहती है और इस की स्थिति उस समय तक  
वनी रहती है जब तक जीवित वर्तमान है ॥

इस से पहिले कि हम इस बात को सविस्तार बर्णन  
करें ऐसा समझना चाहिये कि जो गूंज या भिनभि  
नाहट दिन रात सुनाई देती है क्या अगले पवित्र यो  
गी इसी गूंज को सुल्लानुलअज़्ज़कार अथवा अनाहत  
शब्द कहते थे या इस परदे की ओट में किसी और  
मनोहर और पवित्र आत्मा को शारीरिक खोल से  
शुद्ध करने वाले शब्द को सुल्लानुलअज़्ज़कार कहते हैं

हम इस अवसर पर भगडे का न्याय केवल परी  
क्षा पर आधीन समझते हैं और निश्चय दिलाते हैं  
कि जो महाशय थोड़े दिन परीक्षा करेंगे उनको इस  
बात के मानने में निशेध न होगा कि इस अभ्यास के  
करने वालों ने अपनी अवस्था का सब से बड़ा भाग  
निष्फल नहीं किया ॥

हे अजीज़ हम इस अवसर पर उन महाशयों को  
प्रत्यक्ष देखा रहे हैं कि योगाभ्यासी स्वर्ग में नित्य जी  
वत को किन्तु इष्ट तत्व की समीपता को प्राप्त हैं।

हम कह सकते हैं कि जिन मनुष्यों का वर्तमान कर्मकांड  
उपर सम्बंधित है वे इस सिद्धान्त को अति कठिनता  
से समझ सकते हैं यदि वे आप परीक्षा करें तो उस स

## अनाहत शब्द

प्रत्येक मनुष्य जब चाहे परीक्षा कर सकता है कि यदि स्थान में शब्द आदि न हो तो नेत्र बन्द करने और चित्त लगाने पर कान के मध्य एक प्रकार का सूक्ष्म और मनोरंजन शब्द ज्ञात होता है यद्यपि रोग की अवस्था में ये शब्द केवल इस कारण सुनाई नहीं देते कि रोगियों का मन व्याकुल होता है तो भी यदि रोग अधिक अचैन करने वाला न हो अथवा मनुष्य रोग की स्वाभाविक व्याकुलता पर ध्यान न करे तो रोग हीन और रोगी एक ही प्रकार पर उन सुहावने शब्दों को सुन सकते हैं ॥

प्रत्यक्ष विधि पर सन्देह किया जा सकता है कि चित्त लगाने का फल कदाचित् स्वाभाविक विधि से क्यों प्रगट हुआ हो कि यदि मन लगाया चित्त जमाया ध्यान किया शब्द सुनाई दिया जैसे एक स्थान में भय लगा कल्पित रूप दृष्टि में आने लगे यह स्वाभाविक अनुमान केवल वे पुरुष ही कर सकते हैं जो वेदान्त के अज्ञ हैं या वेदान्त के बिरोधी हैं यह बात विचारने योग्य है कि यदि स्थान में शब्द आदि न हो तो विना ज्ञान और इच्छा के यह शब्द इसी प्रकार सुनाई देते हैं जैसे ध्यान लगाने से सुने जाते हैं इस पर प्रत्येक शांति चित्त और न्यायकारी मनुष्य समझ सकते हैं कि ये सुहावने शब्द केवल चित्त लगाने का दैवी फल नहीं है ॥

किसी २ अपरीक्षकों ने अपने निकट यह शंका मान ली है कि मन की स्वाभाविक और दैवी गति से नाड़ी



## योग्य एडीटरों से निवेदन

क्या देश २ के समाचारों का संग्रह सुनाना या किसी प्रचलित नियम कानून पर तर्क करना ही संपादकों का अधिकार है कदापि नहीं। आपको मानना पड़ेगा कि मत और जाति के पक्ष को छोड़ स्वाधीन होकर मनुष्यों को प्रत्येक विषय से ज्ञात करना अवश्य अधिकार है॥

१५ सितम्बर सन १८८० ई० से रिसाले नियाज़मन्द आपकी सेवा में बदले और रिमार्क की आशा पर प्रति मास पहुँचता है हम इस बात को तो नहीं कहते कि दो चार सम्पादकों ने बदले में अखबार अभी तक नहीं भेजा परन्तु यह बात हम को कहना और आप को विशेष ध्यान के साथ सुनना उचित है - क्या यह नियाज़मन्द किसी रिमार्क या रिबियू के योग्य नहीं॥

एडीटर नियाज़मन्द

## वेदान्तियों से निवेदन

आप यह कह सकते हैं कि वेदान्त का सम्बंध कर्म काण्ड से कैसा है प्रत्येक काल में समय के महाराजगुरु की दृष्टि केवल कर्म काण्ड के उपासकों की ओर रही है वेदान्तियों के बाह्य विगड़े हुए रूप पर कर्म काण्डी उपासकों के अनुमान कि सर प्रकार के रहे जिसके कारण इस समय में पूर्व पुरुषों की कोई पुस्तक ऐसी दृष्टि नहीं पड़ती जिस में ब्रह्म ज्ञान के सत्यार्थ स्वाधीनता के साथ वर्णन किये हों ॥

क्या आपको इस बात के मानने में संकोच है कि अगले पवित्र वेदान्तियों ने नियम और प्रयोजनों को अपनी रचित पुस्तकों में इतिहासों की विधि पर वर्णन किया है केवल इस कारण से कि समय के अनुकूल न पाया और ब्रह्म ज्ञान को संसार से नष्ट करना अंगीकार किया ॥

रिसाले नियाज़मन्द का यह पाँचवाँ नम्बर है जो दिनामूल्य भेटवत् प्रतिमास आप की सेवा में पहुँचता है ॥

योग विद्या के अनुष्ठान पात्रों ने वेदान्त को इस प्रकार वर्णन नहीं किया कि कोई बिरोधी तर्क नहीं कर सक्ता ॥

यदि इस समय की स्वाधीनता वेदान्तियों के लिये लाभकारी है तो भी मन के निश्चय दिलाने को मेस्मरज्म विद्या कैसी अद्भुत और प्रतिष्ठा योग्य है कि जिसका जी चाहे सहस्रवार परीक्षा करले कि जो कुछ हम कह चुके वह सब सद्ध है ॥

संक्षेप यह है कि यदि आप हमारे रिसाले नियाज़मन्द को वेदान्तियों की ओर से सच्चा और स्वाधीन वकील जान सकते हैं तो रिवियू देने से प्रतिष्ठित कीजिये अथवा दो चार महीने और देखिये ॥ एडीटर रिसाले नियाज़मन्द

# नियम

- १- यह रिसाला प्रति मास को १५ तारीख को प्रकाशित होता है।
- २- वार्षिक मूल्य डाक व्यय सहित ३० रु० पूर्व और तत्पश्चात् ५० रु० हैं पर ६ दशमांश और हजारत सफ़ियः को बिना मूल्य अर्पण होगा।
- ३- सम्पादक पत्र के सम्पादक के कोषाले और रिमार्क की आशा पर भेजा जाता है।
- ४- जो महाशय इस पांचवे रिसाले को लेकर खरीदारी से इनकार करें वे कृपा कर चारों रिसाले आभार मूल्य की रिसाला ॥ के हिसाब से दफ़ाई जिल्द १ नम्बर २ तारीख २५ अक्टूबर के रिसाले के अनुसार भेज दें ॥
- ५- जिन महाशयों से मूल्य धन तारीख खरीदारी से तीन मास के भीतर आवेगा वे पूर्व देने के योग्य जाने जायेंगे और जो तीन मास के पीछे भेजेंगे वे पश्चात् जाने जायेंगे ॥
- ६- जिन महाशयों को पिछले रिसालों की ग्राहकी हो तो प्रति रिसाले ॥ डाक व्यय सहित भेज कर खरीद कर सकते हैं।
- ७- चिठी पत्री पेड़ के द्वारा और उत्तर के लिये जवाबी काडू केवल सम्पादक के नाम से निम्न लिखित स्थान पर भेजें ॥

मिर्जा बाकुर हुसेन सम्पादक रिसाले नियाज मन्द  
जीनस्थाना बाग मिर्जा साहिब शहर आगरा

## विज्ञापन

सत्यप्रकाश यंत्रालय आगरा में नीचे लिखी किताबें विक्री को हैं

यजुर्वेद संस्कृत भाष्य १०॥॥	महाभारत संस्कृत उर्दू ५०
यजुर्वेद भाषा भाष्य १०॥॥	हरिवंश संस्कृत उर्दू २॥॥
मूर्तिरहस्य भाग १, २, ३, ४ ॥७॥	हरिवंश उर्दू ४॥॥
ज्ञानंजन शलाका } ३॥॥	भगवद्गीता संस्कृत } ५॥॥
व्यानंद मत खंडन }	पंच भाष्य सहित भाषा }

पं. ज्वाला प्रसाद यंत्रालय सत्यप्रकाश यंत्रालय आगरा

रिसाले

# नियाज़मंद

पांचवां नम्बर

पहली जिल्द

१५ जनवरी सन् १८८१

जिसमें जीवाकर्षण विद्या अर्थात् मेस्मरिज्म के द्वारा विद्या  
सम्बन्धी विषय और प्रबंधों का अनुसन्धान है जिसको  
मिर्जावाकर हुसेन ने ग्यारह वर्ष की परीक्षा के पीछे

अपने मित्रवर्गों की प्रेरणा से

सर्वजनोपकारार्थ शुद्ध उद्देश्य और प्रचलित

हिन्दीभाषा में प्रकाशित किया

यह पांचवां रिसाला नियाज़मन्द है जिसमें योगीने श्रुत  
शब्द का सविस्तर वर्णन केवल योगावस्था में इस प्रकार  
र किया और इस विधि के हानि लाभ से साधारण लोगों  
को ज्ञात किया है

आगरा

मेडीकल प्रेस में बहदत माम मुंशी श्रीमती रुही  
न अहमद के बड़ी शुद्धता पूर्वक छापा गया ॥

जनवरी सन् १८८१ ई०